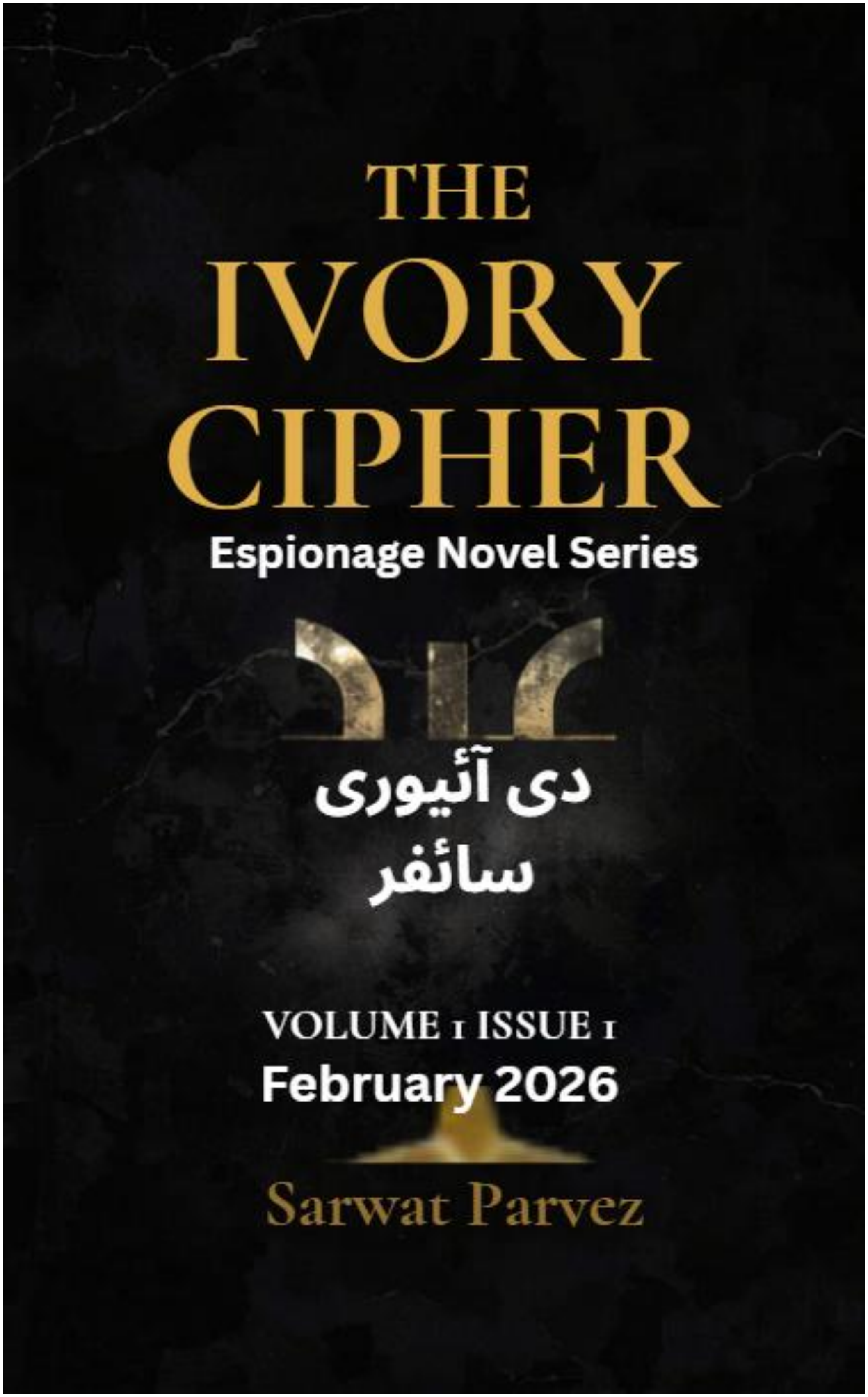
THE
IVORY
CIPHER
Espionage Novel Series
دی آئیوری
سائفر
VOLUME 1 ISSUE 1
February 2026
Sarwat Parvez

وہ دنیا کو کوڈ کی طرح پڑھتا تھا۔
اب کوڈ اسے مٹانا چاہتا ہے۔
جنیوا میں ایک بظاہر بے ضرر ہاتھی دانت کا شطرنج کا مہرہ اچانک ایک مہلک دھماکے میں بدل جاتا ہے، اور سابق انٹیلیجنس کرنل ریاض فارِس ایک ایسے خفیہ کھیل میں واپس کھینچ لیا جاتا ہے جسے وہ برسوں پہلے چھوڑ چکا تھا۔
اس مہرے کے اندر چھپا راز عالمی اتحادوں کو ہلا سکتا ہے، خفیہ نیٹ ورکس کو بے نقاب کر سکتا ہے اور طاقت کے توازن کو بدل سکتا ہے۔ جیسے جیسے حملے بڑھتے ہیں اور ادارے مشکوک ہوتے جاتے ہیں، فارِس کو احساس ہوتا ہے کہ اصل خطرہ سرحدوں کے پار سے نہیں آ رہا۔
وہ نظام کے اندر سے اُٹھ رہا ہے۔

کسی نے ایک ہنگامی منصوبہ فعال کر دیا ہے — آئیوری سائفر — ایسا پروٹوکول جو کبھی استعمال کے لیے بنایا ہی نہیں گیا تھا۔

اب ہر قدم، ہر انکشاف، اور ہر سچ ایک نئی دراڑ پیدا کر رہا ہے۔
سوال یہ نہیں کہ کون حملہ کر رہا ہے۔
سوال یہ ہے — نظام کے اندر کس نے کھیل شروع کیا ہے؟
شکار کون ہے؟

اور شکاری کون؟
"ذہانت، خطرہ اور دھوکہ دہی کا ایسا امتزاج جو قاری کو آخری صفحے تک گرفت میں رکھتا ہے۔"

ثروت پرویز ایک سائنس دان، محقق اور معروف مصنف ہیں جن کی تحریریں فکشن، فلسفہ، سائنس اور عالمی سیاست پر محیط ہیں۔ ان کا انداز جدید انٹیلیجنس فکشن کو فکری گہرائی اور سنسنی خیز بیانیے کے ساتھ پیش کرتا ہے، جس سے وہ معاصر جاسوسی ادب میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔
اعتماد — پوشیدہ جنگوں کی پہلی قربانی۔

The Ivory Cipher

دی آئیوری سائفر

باب اوّل

وہ شخص جو نقشے پڑھتا تھا

ریاض فارِس کو برسوں پہلے یہ سچ معلوم ہو چکا تھا کہ افراتفری ایک فریب ہے۔

ہمیشہ کوئی نہ کوئی نقشہ ہوتا ہے۔

جنیوا میں دریائے رون کے کنارے واقع ایک چھوٹے سے کیفے میں تنہا بیٹھا ہوا وہ صبح کے مناظر کو ایک خفیہ کوڈ کی طرح unfold ہوتے دیکھ رہا تھا۔ کافی مشین سے اٹھتی بھاپ۔ سرخ بتی کے باوجود سڑک پار کرتے لوگوں کی ترتیب۔ ایک بینکار کا اپنی گھڑی کو دو بار دیکھ کر ہلکا سا ٹھٹھک جانا۔

ہر چیز دہرائی جاتی ہے۔
ہر چیز اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔

اگر دیکھنا آتا ہو۔

فارِس نے اپنے سامنے رکھے چینی کے کپ کو اٹھایا مگر گھونٹ نہیں لیا۔ اس کی گہری آنکھیں سامنے سڑک کی بجائے کیفے کے شیشے میں پڑتے عکس کو دیکھ رہی تھیں۔ عکس اکثر براہِ راست مشاہدے سے زیادہ سچ بولتا ہے۔ لوگ اُس وقت مختلف برتاؤ کرتے ہیں جب انہیں یقین ہو کہ انہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔

سڑک کے اُس پار سرمئی کوٹ میں ملبوس ایک عورت اخباروں کے اسٹال کے قریب رکی۔ اُس نے اخبار اٹھانے کا تاثر دیا۔ وہ پڑھ نہیں رہی تھی۔

فارِس نے گنتی شروع کی۔

تین سیکنڈ حد سے زیادہ ساکن۔

چار۔

پانچ۔

اُس کے کان کے پیچھے باریک سی وائر بمشکل نظر آ رہی تھی۔

تقریباً پوشیدہ۔

فارِس نے کپ نیچے رکھ دیا۔

وہ تین سال پہلے ریٹائر ہو چکا تھا۔ سرکاری طور پر وہ جغرافیائی سیاسی خطرات کا تجزیہ کرنے والا سیکیورٹی کنسلٹنٹ تھا۔ ایک بے ضرر سا عنوان۔ ایک خاموش زندگی۔

غیر سرکاری طور پر، وہ ایسی کارروائیوں کی نگرانی کر چکا تھا جن کے وجود سے حکومتیں انکار کرتی تھیں۔

کرنل ریاض فارِس۔
اسٹریٹیجک انٹیلیجنس ڈائریکٹوریٹ۔
بلیک ٹئیر کلیئرنس۔

وہ جنگی میدانوں کو شطرنج کی بساط کی طرح پڑھتا تھا۔
وہ بغیر گولی چلائے نیٹ ورکس توڑ دیتا تھا۔
وہ جنگیں شروع ہونے سے پہلے ختم کر دیتا تھا۔

اور پھر وہ خود ہی الگ ہو گیا۔

اس لیے نہیں کہ وہ چاہتا تھا۔

بلکہ اس لیے کہ کوئی اور اسے ہٹانا چاہتا تھا۔

سڑک پار کھڑی عورت نے اپنی آستین درست کی۔

ایک اشارہ۔

فارِس نے آخرکار کافی کا ایک گھونٹ لیا۔

کڑوا۔
متوازن۔
درست۔

بالکل اُس کی موجودہ زندگی کی طرح۔

اُس نے گھڑی دیکھی۔ 09:17۔

وہ کسی سے ملنے نہیں آیا تھا۔

جس کا مطلب تھا — کوئی اُس سے ملنے آیا ہے۔

اُس کا فون کمپن کرنے لگا۔

نامعلوم نمبر۔

اُس نے ایک بار بجنے دیا۔ پھر دوسری بار۔

پھر کال وصول کی۔

دوسری طرف سے صرف چار الفاظ سنائی دیے:

"سائفر سامنے آ گیا ہے۔"

لائن کٹ گئی۔

ایک لمحے کے لیے دنیا نے ایک غیر معمولی کام کیا۔

وہ رک گئی۔

فارِس نے حرکت نہیں کی۔ لیکن اُس کی آنکھوں کے پیچھے کچھ جاگ اٹھا — ایک پرانا پروٹوکول، ایک خاموش حساب۔

آئیوری سائفر۔

وہ ہنگامی منصوبہ کبھی فعال نہیں ہونا تھا۔

اور اگر وہ اب فعال تھا—

تو اس کا مطلب صرف ایک تھا۔

نظام کے اندر کسی نے قواعد توڑ دیے تھے۔

فارِس اٹھ کھڑا ہوا۔

ریٹائرڈ کرنل ختم ہو چکا تھا۔

اور وہ شخص جو دنیا کو نقشوں میں پڑھتا تھا، دوبارہ بساط پر واپس آ چکا تھا۔

وہ شخص جس نے ہنگامی منصوبہ بنایا

ریاض فارِس اتفاق پر یقین نہیں رکھتا تھا۔

وہ دباؤ پر یقین رکھتا تھا۔

دباؤ دراڑیں ظاہر کرتا ہے۔ قومیں اس کے نیچے ٹوٹتی ہیں۔ اتحاد بکھر جاتے ہیں۔ لوگ اُن اصولوں سے غداری کر جاتے ہیں جنہیں وہ کبھی مقدس کہا کرتے تھے۔

اس نے اپنی پوری زندگی انہی دراڑوں کا مطالعہ کرتے ہوئے گزاری تھی۔

مگر آئیوری سائفر مختلف تھا۔

وہ کوئی آپریشن نہیں تھا۔
وہ ایک حفاظتی بندوبست تھا۔

برسوں پہلے، ایک ایسی سرکاری عمارت کے نیچے واقع کھڑکیوں سے محروم کمرے میں، جس کا وجود سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا تھا، فارِس ایک انتہائی خفیہ اسٹریٹجک سیل کا حصہ تھا۔ اُن کا مقصد سادہ تھا: اگر انٹیلیجنس کمانڈ کی اعلیٰ ترین سطح تک اندرونی بدعنوانی پہنچ جائے، تو ایک ہنگامی منصوبہ تیار کیا جائے۔

بیرونی دشمن نہیں۔

اندرونی انہدام۔

آئیوری سائفر صرف اُس صورت میں فعال ہونا تھا جب نظام خود سمجھوتہ کر چکا ہو۔

ایک خاموش الگورتھم۔
ایک تقسیم شدہ ڈیڈمین ٹرگر۔
خفیہ سفارتی مواصلات اور مالیاتی نیٹ ورکس کے اندر مدفون انکرپٹڈ فیل اوور چینلز۔

اندر سے ہونے والی غداری کے خلاف آخری دفاع۔

یہ کبھی استعمال نہیں ہونا تھا۔

اور اسے فعال کرنے کے لیے تین اعلیٰ کلیئرنس رکھنے والوں کی منظوری درکار تھی۔

فارِس اُن میں سے ایک تھا۔

باقی دو مر چکے تھے۔

سرکاری طور پر — دل کا دورہ اور ٹریفک حادثہ۔

غیر سرکاری طور پر — نقشے۔

اُس نے بھی وہ نقشہ دیکھا تھا۔

مگر بہت دیر سے۔

دوسرے جنازے کے دو ہفتے بعد اُس نے استعفیٰ دے دیا۔

اس لیے نہیں کہ وہ بے نقاب ہونے سے ڈرتا تھا۔

بلکہ اس لیے کہ اسے کچھ زیادہ خطرناک سمجھ آ گیا تھا۔

نظام صرف سمجھوتہ نہیں کر چکا تھا۔

وہ خود کو ڈھال چکا تھا۔

اور اگر اب سائفر فعال تھا، تو اس کا مطلب تھا کہ کسی نے اصل منظوری کے ڈھانچے کو بائی پاس کر لیا تھا۔

جس کا مطلب تھا کہ حفاظتی بندوبست کو ہتھیار بنا دیا گیا تھا۔

پونٹ دو مونٹ بلانک پل پار کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ میں فون کچھ زیادہ بھاری محسوس ہوا۔

”ایک غیر فعال ہنگامی منصوبہ فعال ہو چکا ہے۔“

وہ جانتا تھا کہ عملی طور پر اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

پہلا مرحلہ: عدم استحکام۔
دوسرا مرحلہ: اشتعال انگیزی۔
تیسرا مرحلہ: جبری تصعید۔

سائفر خاموشی سے تباہ نہیں کرتا۔

وہ گھیرتا ہے۔

اور جب نظام گھیرے جاتے ہیں، تو وہ حد سے زیادہ ردِعمل دیتے ہیں۔

فارِس رک گیا۔

شطرنج کا مہرہ۔

آواز نے یہ نہیں کہا تھا کہ "آئیوری سائفر فعال ہو گیا ہے"۔

اس نے کہا تھا: "سائفر سامنے آ گیا ہے"۔

سامنے آنا — یعنی نوادرات۔

جسمانی محرک۔

کسی نے پہلی چال چل دی تھی۔

جنیوا – 11:42 صبح

دھماکہ چھوٹا تھا۔

درست۔

محدود۔

اور اسی لیے زیادہ خوفناک۔

ہوٹل دے برگ کے لابی کے اندر ایک شیشے کے پیڈسٹل پر ہاتھی دانت کا بنا ہوا شطرنج کا بادشاہ رکھا تھا۔ وہ اسی صبح ایک نجی ثقافتی نمائش کے حصے کے طور پر پہنچا تھا — "طاقت کے اسٹریٹیجک نوادرات"۔

بغیر نام کے ٹیگ کیا گیا۔

کوئی اصل ماخذ نہیں۔

کوئی بھیجنے والا نہیں۔

سیکیورٹی نے اسکین کیا تھا۔ کوئی دھاتی جزو نہیں۔ کوئی الیکٹرانک آلہ نہیں ملا۔

پر، جب انڈر سیکرٹری الین مرسیے دو معاونین کے ساتھ نمائش کے قریب 11:42 پہنچے، بادشاہ پھٹ گیا۔

یہ بم نہیں تھا۔

کم از کم روایتی معنوں میں نہیں۔

ہاتھی دانت باہر کی طرف ٹوٹ کر بکھرا، باریک، استرے جیسے تیز ٹکڑوں میں، جو مائیکرو کمپریسڈ چارجز سے خارج ہوئے تھے جو دانت کی مسام دار ساخت کے اندر چھپائے گئے تھے۔

مرسیے موقع پر ہلاک ہو گئے۔

دونوں معاونین زندہ رہے — ایک نابینا، دوسرا گردن کی شریان کٹ جانے سے شدید زخمی۔

مگر اصل نقصان جسمانی نہیں تھا۔

دھماکے کے چند سیکنڈ بعد، تین یورپی مالیاتی ایکسچینجز میں انکرپٹڈ مارکیٹس بیک وقت گڑبڑا گئیں۔

پیرس اور انقرہ کے درمیان ایک سفارتی بیک چینل منقطع ہو گیا۔

نیٹو کے سائبر مانیٹرنگ نوڈ نے معمول کی ٹریفک میں مدفون ایک بھوت پروٹوکول کو فلیگ کیا۔

آئیوری سائفر نے خود کو تباہ نہیں کیا تھا۔

اس نے اپنا اعلان کیا تھا۔

باب دوّم

فوری کارروائی

محفوظ ڈیٹا ڈراپ چار منٹ اور بارہ سیکنڈ میں پہنچ گیا۔

سرکاری چینلز کے لیے یہ رفتار بہت زیادہ تھی۔

جس کا مطلب تھا — یہ سرکاری نہیں تھا۔

فارِس اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا مگر بتی نہیں جلائی۔

اُس نے دیوار سے جنیوا کی شام کے منظر والی فریم شدہ تصویر اتاری۔

اس کے پیچھے ایک مخفی بایومیٹرک پینل تھا۔

اُس نے انگوٹھا اسکینر پر رکھا۔

میز کے نیچے ایک دراز کھل گئی۔

اندر:

- ایک سخت بنایا گیا سیٹلائٹ ہینڈ سیٹ
- ایک کمپیکٹ انکرپٹڈ لیپ ٹاپ
- ایک باریک سیاہ کیس جس پر صرف سفید شطرنج کا نشان بنا تھا

اُس نے پہلے لیپ ٹاپ کھولا۔

اسکرین پر صرف ایک تصویر تھی۔

ٹوٹا ہوا ہاتھی دانت کا بادشاہ۔

قریب سے۔

فریکچر پوائنٹ پر — بمشکل نظر آنے والی ایک کندہ کاری تھی جو دھماکے سے پہلے اندرونی کھوکھلے حصے میں تراشی گئی تھی۔

ایک نشان۔

ڈیجیٹل نہیں۔

الگورتھمک نہیں۔

تراشا ہوا۔

فارِس جھک کر قریب ہوا۔

یہ بے ترتیب نہیں تھا۔

یہ ایک آئینہ نما نشان تھا جس میں آپس میں کاٹتی ہوئی لکیریں تھیں۔

پہچان فوراً ہوئی۔

اُس نے یہ نشان پہلے بھی دیکھا تھا۔

کسی آپریشن فائل میں نہیں۔

کسی انٹیلیجنس بریف میں نہیں۔

ایک محدود ڈیزائن دستاویز میں۔

ایسی دستاویز جو کبھی منصوبہ بندی کے کمرے سے باہر نہیں گئی تھی۔

کسی نے صرف سائفر فعال نہیں کیا تھا۔

اُس میں تبدیلی کی تھی۔

اور اُس کے علاوہ صرف ایک شخص نظریاتی طور پر اس کی ساخت کو دوبارہ ڈیزائن کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

مگر وہ شخص مر چکا تھا۔

سرکاری طور پر۔

سیٹلائٹ فون کمپن کرنے لگا۔

نامعلوم انکرپٹڈ ذریعہ۔

فارِس نے کال وصول کی۔

ایک بگڑی ہوئی آواز سنائی دی۔

”آپ نے ہمیں بساط بنانا سکھایا تھا، کرنل۔“

خاموشی۔

”اب دیکھیے ہم کیسے کھیلتے ہیں۔“

رابطہ منقطع ہو گیا۔

باہر، جنیوا میں سائرنوں کی آواز بڑھتی جا رہی تھی۔

فارِس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

ریٹائرڈ کرنل ختم ہو چکا تھا۔

معمار واپس آ چکا تھا۔

اور اس بار، دشمن اُس کا نام جانتا تھا۔

باب سوّم

قریب سے حملہ

پہلی غلطی جو درانداز نے کی، وہ یہ تھی کہ اُس نے یہ سمجھا کہ فارِس ہتھیار کی طرف ہاتھ بڑھائے گا۔

اُس نے ایسا نہیں کیا۔

وہ ایک طرف ہٹ گیا۔

دبی ہوئی گولی اُس جگہ سے گزری جہاں آدھا سیکنڈ پہلے اُس کا سر تھا۔

اپارٹمنٹ کا دروازہ زور سے اندر کی طرف ٹوٹا۔

دو سائے۔

پیشہ ور۔

منظم۔

مقامی مجرم نہیں۔

فارِس نے میز کا لیمپ اٹھا کر دوسرے حملہ آور کی طرف اچھال دیا۔ روشنی کمرے میں پھٹ کر بکھر گئی۔

شیشے کے ٹکڑے ابھی نیچے گر ہی رہے تھے کہ وہ حرکت کر چکا تھا۔

فاصلہ کم کرو۔
غیر مؤثر کرو۔

پہلا حملہ آور اندھیرے میں اپنی پوزیشن درست کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

فارِس پہلے ہی زاویے کے اندر تھا۔

کہنی گلے پر۔

ہتھیار کا رخ موڑا۔

ایک دبی ہوئی گولی۔

دوسرا حملہ آور پلٹا۔

فارِس نے وار سے پہلے ہوا کی حرکت محسوس کی۔

چاقو۔

چھوٹا۔

فوجی معیار کا۔

اُس نے کلائی پکڑی، موڑی، اور حملہ آور کو دیوار سے اس زور سے ٹکرایا کہ پلستر ٹوٹ گیا۔

کوئی اضافی حرکت نہیں۔

کوئی غصہ نہیں۔

صرف یادداشت۔

تین سیکنڈ بعد، دونوں بے ہوش تھے۔

ہلاک نہیں۔

اُسے جواب درکار تھے۔

وہ گھٹنے کے بل بیٹھا اور اُن کی تلاشی لی۔

کوئی نشان نہیں۔

کوئی قومی علامت نہیں۔

—مگر ایک حملہ آور کی کالر کے نیچے

ایک چھوٹا سا سلا ہوا نشان۔

وہی آئینہ نما علامت جو ہاتھی دانت کے بادشاہ کے اندر کندہ تھی۔

کوئی انٹیلیجنس ایجنسی نہیں۔

کوئی دہشت گرد تنظیم نہیں۔

منظم۔

مرکزی سوچ کے ساتھ۔

فارِس آہستہ سے کھڑا ہوا۔

بساط اندرونی بدعنوانی سے کہیں بڑی تھی۔

یہ ایک سرایت شدہ نیٹ ورک تھا۔

اور وہ چھپ نہیں رہے تھے۔

وہ اعلان کر رہے تھے۔

اُس کا سیٹلائٹ ہینڈ سیٹ دوبارہ وائبریٹ ہوا۔

کیمیل ڈووال۔

اُس نے کال وصول کی۔

آپ کے نظام میں دراڑ ہے،" اُس نے پُرسکون لہجے میں کہا۔"

"ہاں۔"

"اور ایک گروہ بھی۔"

خاموشی۔

وضاحت کریں،" کیمیل نے کہا۔"

"نظام کے اندر کوئی ایسا ہے جو سمجھتا ہے کہ انہدام ضروری ہے۔"

فون کے دوسری طرف ہلکی سی سانس کی آواز آئی۔

”آپ نظریاتی سرعت کی بات کر رہے ہیں؟“

”میں ڈیزائن کی بات کر رہا ہوں۔“

وہ بے ہوش پڑے مردوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”وہ ہماری سوچ سے زیادہ عرصے سے منصوبہ بنا رہے ہیں۔“

باہر، اُس سیاہ گاڑی کا انجن بند ہو گیا۔

دروازے کھلے۔

مزید قدموں کی آہٹ۔

کیمیل کی آواز اب دھیمی تھی۔

”آپ کہاں ہیں، کرنل؟“

فارِس نے ہتھیار دوبارہ جوڑا۔

”بساط پر۔“

رابطہ منقطع۔

—اور اس بار

اُس نے واقعی ہتھیار اٹھایا۔

باب چہارم

دوسرا کھلاڑی

پیرس – ڈائریکٹوریٹ آف ایکسٹرنل سیکیورٹی

مقامی وقت 14:08

کیمیل ڈووال بھوتوں پر یقین نہیں رکھتی تھی۔

وہ بجٹ، دائرہ اختیار کی حدود، اور ٹھوس انٹیلیجنس پر یقین رکھتی تھی۔

اور اسی وجہ سے جنیوا کا واقعہ اسے بے چین کر رہا تھا۔

دھماکہ جراحی کی طرح درست تھا۔ مالیاتی خلل ہم آہنگ تھا۔ سفارتی ڈیٹا ڈراپ جان بوجھ کر کیا گیا تھا۔

—مگر ہاتھی دانت کے بادشاہ کے اندر کندہ وہ نشان

وہ ڈرامائی تھا۔

وہ آپریشن روم میں کھڑی تھی، اسکرینوں کی روشنی اُس کی عینک پر منعکس ہو رہی تھی۔ تیس کی دہائی کے اوائل۔ سیدھی قامت۔ کوئی غیر ضروری حرکت نہیں۔

دوبارہ چلائیں،” اُس نے کہا۔“

مرکزی اسکرین پر ٹوٹے ہوئے شطرنج کے مہرے کی تصویر گھومنے لگی۔

زوم۔
مزید قریب۔
ڈیجیٹل ری کنسٹرکشن۔

اندرونی کندہ کاری واضح ہوئی۔

آئینہ نما لکیریں۔ ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی۔

ایک سائفر علامت۔

:ایک تجزیہ کار نے احتیاط سے کہا

”میڈم… یہ پیٹرن کسی معلوم انتہا پسند گروہ سے میل نہیں کھاتا۔“

”مجھے معلوم ہے۔“

اُس نے اسکرین سے نظریں نہیں ہٹائیں۔

”نیٹو کی محدود ہنگامی فریم ورک فائلوں سے کراس ریفرنس کریں۔“

تجزیہ کار رکا۔

”وہ بلیک ٹئیر آرکائیوز ہیں۔“

”جی۔“

وقفہ۔

”جی، میڈم۔...“

کیمیل نے بازو باندھ لیے۔

اگر یہ وہی تھا جو وہ سوچ رہی تھی، تو کسی نے ریاستی سطح کا ہنگامی انفراسٹرکچر ریاستی اجازت کے بغیر فعال کیا تھا۔

جس کا مطلب تھا یا تو:

1. کوئی باغی اندرونی دھڑا

2. غیر ملکی انٹیلیجنس دراندازی

3. یا اس سے بھی بدتر — ساختی انہدام

اُس کی ذاتی محفوظ لائن روشن ہوئی۔

محدود ترجیح۔

اُس نے کال وصول کی۔

”ڈووال۔“

ایک متوازن آواز آئی۔

”آپ جنیوا کے نوادرات کو دیکھ رہی ہیں۔“

سوال نہیں تھا۔

”جی۔“

”آپ کو عوامی آرکائیوز میں کوئی میل نہیں ملے گا۔“

”میں نے یہی اندازہ کیا تھا۔“

وقفہ۔

”ریاض فارِس سے رابطہ کریں۔“

وہ فوراً نہیں بولی۔

وہ نام آرکائیو میں ہے،” اُس نے احتیاط سے کہا۔“

”نہیں ہونا چاہیے۔“

خاموشی۔

”اگر آئیوری فن تعمیر فعال ہے، تو اس کی بنیاد صرف وہ سمجھتا ہے۔“

کیمیل کا چہرہ نہیں بدلا۔

”اس نے مبہم حالات میں استعفیٰ دیا تھا۔“

”کئی اوروں نے بھی۔“

لائن منقطع ہو گئی۔

وہ گھومتی ہوئی علامت کو دیکھتی رہی۔

ریاض فارِس۔

معمار۔

دو شریک دستخط کنندگان کی موت کے بعد استعفیٰ۔

اندرونی اختلاف۔

وہ ریٹائرڈ آپریٹوز کو واپس کھیل میں لانا پسند نہیں کرتی تھی۔

وہ ایجنڈے لے کر آتے ہیں۔

اور ماضی۔

—مگر اگر اُس نے بساط بنائی تھی

تو شاید وہ جانتا تھا کہاں دراڑ ہے۔

جنیوا – فارِس کا اپارٹمنٹ

انکرپٹڈ لیپ ٹاپ نے ہلکی آواز دی۔

دراندازی کی کوشش۔

فارِس نے بظاہر کوئی ردِعمل نہیں دیا۔

اُسے توقع تھی۔

کوئی اُس کے محفوظ نوڈ تک رسائی آزما رہا تھا۔

بے ترتیب نہیں۔

نشانہ بنایا گیا۔

اُس نے سیاہ کیس کھولا۔

اندر:

- ماڈیولر سائیڈ آرم
- دو انکرپٹڈ ڈیٹا کیز
- ایک پرانی تہہ کی ہوئی کاغذی شیٹ

وہ کاغذ آپریشنل دستاویز نہیں تھا۔

ذاتی تھا۔

ایک تصویر۔

زیرِ زمین کانفرنس روم میں تین مرد میز کے گرد بیٹھے۔

درمیان میں فارِس۔

بائیں جانب: ڈائریکٹر حسن الکریم — مرحوم، دل کا دورہ۔
دائیں جانب: نائب وزیر وکٹر سوکولوف — ٹریفک حادثہ۔

آئیوری سائفر کے شریک دستخط کنندگان۔

فارِس نے تصویر میز پر رکھ دی۔

نقشے۔

سائفر کو اصل حفاظتی حدود سے آگے فعال کرنے کے لیے دو دستخط درکار تھے۔

ــــــمگر

اگر کسی نے انکرپشن کی تہہ میں ایک سایہ اوور رائیڈ شامل کر دیا ہو۔

جس کا مطلب تھا طویل منصوبہ بندی۔

جس کا مطلب تھا برسوں پہلے دراندازی۔

دراندازی کی کوشش تیز ہو گئی۔

کوئی زیادہ زور لگا رہا تھا۔

فارِس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

جسمانی طور پر منقطع۔

ایئر گیپ۔

اگر وہ اندر آنا چاہتے تھے، تو انہیں جسمانی طور پر آنا ہوگا۔

اُس نے وقت دیکھا۔

14:22-

بے ترتیب پروب کے لیے بہت جلدی۔

وہ جانتے تھے کہ وہ بیدار ہے۔

جس کا مطلب تھا اُس کی کال مانیٹر کی گئی تھی۔

اندرونی رساؤ کی تصدیق۔

فون دوبارہ بجا۔

نامعلوم انکرپٹڈ چینل۔

اُس نے بغیر سلام کے جواب دیا۔

اس بار ایک عورت کی آواز۔

متوازن۔

”کرنل فارِس۔“

وہ رینک پر ردِعمل نہیں دیتا۔

آپ ڈووال ہیں،” اُس نے کہا۔“

ایک لمحے کا وقفہ۔

”آپ نے تیاری کی ہے۔“

”آپ پیرس ریسپانس چلا رہی ہیں۔“

”جی۔“

”آپ کیا چاہتی ہیں؟“

”وضاحت۔“

”یہ غیر محفوظ لائن پر نہیں ملے گی۔“

”یہ محفوظ ہے۔“

”نہیں،” اُس نے پُرسکون لہجے میں کہا۔ “نہیں ہے۔“

خاموشی۔

وہ بولا:

اگر سائفر نوادرات کے ذریعے ظاہر ہوا ہے، تو پہلا مرحلہ علامتی خلل ہے۔ دوسرا “ مرحلہ نظامی دباؤ ہوگا۔”

”آپ بہت پُریقین لگتے ہیں۔“

”میں نے اسے لکھا تھا۔“

وقفہ۔

”تین مزید بے قاعدگیاں ابھی ٹرگر ہوئیں — برسلز، انقرہ، ویانا۔“

وہ نہیں چونکا۔

”مالیاتی؟“

”جزوی۔ سفارتی توثیق لوپس بھی۔“

یہ پھیل رہا تھا۔

آئیوری سائفر ہتھیار نہیں تھا۔

یہ عدم استحکام کا انجن تھا۔

اور کسی نے اس کا گورنر ہٹا دیا تھا۔

فارِس کھڑکی کی طرف گیا۔

نیچے ایک سیاہ سیڈان گاڑی کھڑی تھی۔

انجن چل رہا تھا۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

آپ آٹھ منٹ پیچھے ہیں،" اُس نے کہا۔"

اُس کے پیچھے فرش کی لکڑی چرمرائی۔

عمارت نہیں۔

وزن۔

نپا تلا۔

کوئی اندر تھا۔

اُس نے کال بغیر انتباہ کے ختم کر دی۔

بتیاں بجھ گئیں۔

باب پنجم

وہ نیٹ ورک جو انہدام چاہتا تھا

جنیوا – 14:31

اب فارِس تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔

گھبراہٹ کے بغیر۔

لاپرواہی کے بغیر۔

درستگی کے ساتھ۔

اُس نے دونوں بے ہوش حملہ آوروں کو انہی کی پٹّیوں سے باندھا اور ہنگامی کِٹ سے ہلکی سی دوا دے دی۔ وہ بدحواس حالت میں جاگیں گے۔ مفید۔

اُس نے اُن کے مواصلاتی آلات نکالے۔

انکرپٹڈ۔

مختصر فاصلے کے برسٹ ٹرانسمیٹر۔

فوجی معیار کے نہیں۔

حسبِ ضرورت تیار شدہ۔

اُس نے ایک کو بند کیا اور انٹرفیس کا جائزہ لیا۔

کوئی قومی انکرپشن دستخط نہیں۔

—بلکہ

بلاک چین پر مبنی تہہ دار توثیق۔

غیر مرکزی۔

جس کا مطلب تھا کوئی مرکزی کمانڈ نوڈ نہیں۔

یہ کوئی باغی سیل نہیں تھا۔

یہ تقسیم شدہ نظریہ تھا۔

آئینہ نما نشان کوئی لوگو نہیں تھا۔

یہ اعلان تھا۔

دو متوازی نظام۔ ایک الٹاؤ۔

وہ یہ فلسفہ پہلے دیکھ چکا تھا — اسٹریٹجک تھیوری سرکلز میں۔

تیزی کا نظریہ۔

جب نظام اصلاح سے باہر ہو جائیں، تو انہیں جان بوجھ کر غیر مستحکم کرو۔

انہدام کو مجبور کرو۔

پھر از سرِ نو تعمیر کرو۔

یہ کبھی محض علمی بحث تھی۔

اب اس کے دانت تھے۔

اُس کا سیٹلائٹ فون دوبارہ وائبریٹ ہوا۔

ڈووال۔

اُس نے جواب دیا۔

برسلز،" اُس نے فوراً کہا۔"

"کیا ہوا؟"

یورپی مالیاتی سرور کلسٹر نے خودکار طور پر چھیالیس گھنٹوں کا ڈیٹا صاف کر دیا "
ہے۔"

"جان بوجھ کر؟"

"ہاں۔"

وہ چلتے ہوئے نہیں رکا۔

"یہ دوسرا مرحلہ ہے۔"

"اور تیسرا؟"

"عوامی گھبراہٹ۔"

نیچے سائرنوں کی آواز اور تیز ہو گئی۔

عمارت کے باہر سیاہ گاڑی کے دروازے دوبارہ کھلے۔

اس بار دو سے زیادہ افراد۔

ڈووال کی آواز سنجیدہ ہو گئی۔

”آپ کہاں ہیں؟“

”نکل رہا ہوں۔“

”مقام؟“

وہ فائر ایگزٹ کے دروازے پر رکا۔

”آپ مجھ پر اعتماد نہیں کرتیں۔“

”نہیں۔“

”اچھا ہے۔“

وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

ٹھنڈی ہوا چہرے سے ٹکرائی۔

پھر اسے کمائیے،” اُس نے کہا اور کال ختم کر دی۔“

باب ششم

برسلز

یورپی سائبر سیکیورٹی ڈائریکٹوریٹ – 15:02

گھبراہٹ چیخوں سے شروع نہیں ہوئی۔

خاموشی سے ہوئی۔

ٹرانزیکشنز غائب۔

انشورنس کلیئرنس رکی۔

انٹربینک توثیق رک گئی۔

کوئی چوری نہیں۔

کوئی تاوان نہیں۔

صرف خلا۔

کیمیل برسلز کے آپریشن روم میں کھڑی تھی، تجزیہ کاروں کو اپنی صلاحیت سے زیادہ تیزی سے حرکت کرتے دیکھتے ہوئے۔

ماخذ؟" اُس نے پوچھا۔"

"اندرونی توثیق ٹرگر۔ ایسا لگتا ہے جیسے سسٹم نے خود کو حذف کیا ہو۔"

"یہ ممکن نہیں۔"

"اگر ٹرگر برسوں پہلے مدفون کیا گیا ہو تو ممکن ہے۔"

برسوں پہلے۔

سائفر کی ٹائم لائن۔

مرکزی اسکرین پر لمحہ بھر کے لیے آئینہ نما نشان چمکا اور غائب ہو گیا۔

یہ ہیک نہیں تھا۔

یہ دستخط تھا۔

وہ چھپ نہیں رہے تھے۔

وہ اعلان کر رہے تھے۔

اُس کی ذاتی محفوظ لائن روشن ہوئی۔

نامعلوم سیٹلائٹ ماخذ۔

اُس نے جواب دیا۔

آپ پیچھے ہیں،" فارِس کی آواز آئی۔"

"میں برسلز میں ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔"

وہ لمحہ بھر کو رکی۔

"کیسے؟"

سائفر بے ترتیب حملہ نہیں کرتا۔ یہ ساختی جوڑوں پر دباؤ ڈالتا ہے۔ جنیوا علامتی تھا۔ "
"برسلز مالیاتی جواز ہے۔

وہ خاموش رہی۔

”انقرہ سفارتی ہوگا۔ ویانا انٹیلیجنس۔“

وقفہ۔

اور پیرس؟” اُس نے پوچھا۔“

وقفہ۔

”پیرس بیانیہ ہوگا۔“

اُس کے معدے میں ہلکی سی سختی آئی۔

”وضاحت کریں۔“

”وہ کوئی عوامی انکشاف مجبور کریں گے۔ ایسا کچھ جو اعتماد کو کمزور کرے۔“

”اور آپ کو کیسے معلوم؟“

خاموشی۔

کیونکہ میں نے دباؤ کا ماڈل بنایا تھا۔

مگر اُس نے یہ نہیں کہا۔

آپ اسے فائر وال سے نہیں روک سکتیں،” اُس نے کہا۔“

”پھر کیسے؟“

”معمار کو ڈھونڈیں۔“

”وہ کون ہے؟“

”جس کے پاس آئیوری فن تعمیر کی ڈیزائن فائلوں تک رسائی تھی۔“

”آپ۔“

”ہاں۔“

”اور؟“

”اور کوئی اور۔“

وہ اشارہ سمجھ گئی۔

”آپ سمجھتے ہیں شریک دستخط کنندگان میں سے کوئی زندہ ہے؟“

”نہیں۔“

”پھر؟“

”میرا خیال ہے کسی نے اُن کی کلیئرنس شناخت پہلے ہی حاصل کر لی تھی۔“

یہ امکان زیادہ خطرناک تھا۔

باب ہفتم

اندرونی تہہ

زیورخ – 23:12

ریاض فارِس برسلز نہیں گیا۔

وہ ایک خاموش جگہ گیا۔

ٹرین صنعتی روشنیوں کے نیچے سست ہوئی۔ زیورخ کا بیرونی مال بردار ضلع۔ ایسے کیمرے نہیں جو معنی رکھتے ہوں۔ کوئی سرخیاں نہیں۔ کوئی احتجاج نہیں۔

وہ پلیٹ فارم مکمل رُکنے سے پہلے ہی اتر گیا۔

کبھی اُس نے اندرونی انسدادِ انٹیلیجنس آڈٹس کی نگرانی کی تھی۔ وہ جانتا تھا نگرانی کے اندھے مقامات کہاں ہوتے ہیں۔

اور وہ ایک بات جانتا تھا جو سرعت پسندوں نے نظر انداز کی تھی:

تقسیم شدہ نظریہ کو بھی انفراسٹرکچر چاہیے۔

اور انفراسٹرکچر نقشے چھوڑتا ہے۔

وہ ایک گودام میں داخل ہوا جو بظاہر متروک تھا۔

مگر حقیقت میں نہیں تھا۔

تین سال پہلے، استعفیٰ دینے سے پہلے، اُس نے ایک مردہ آرکائیو بنایا تھا — ایک علیحدہ ریڈنڈنسی سرور جو مرکزی نگرانی سے منقطع تھا۔

اگر آئیوری فن تعمیر کبھی سمجھوتہ ہو جائے، تو بطور احتیاط۔

اُس نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی۔

شریک دستخط کنندگان کو بھی نہیں۔

اُس نے ڈبوں کے پیچھے چھپی ایک اسٹیل کی الماری کھولی۔

اندر ایک آف لائن ڈیٹا کور اور آپٹیکل ریڈر تھا۔

اُس نے پکڑے گئے حملہ آور کا کمیونیکیشن یونٹ داخل کیا۔

براہِ راست ریڈ۔

انکرپٹڈ۔

مگر فن تعمیر مانوس محسوس ہو رہا تھا۔

حد سے زیادہ مانوس۔

توثیق کی تہہ دار لہر کو دیکھتے ہوئے اُس نے اسے پہچان لیا۔

اوور رائیڈ کلید۔

سائفر کے اندر مدفون نہیں۔

بلکہ نگرانی کمیٹی کے اندر۔

وہ آہستہ سے پیچھے ہوا۔

انہوں نے نظام کو ہیک نہیں کیا تھا۔

انہوں نے جواز کی تعریف بدل دی تھی۔

برسوں پہلے، ایک خاموش طریقہ کار ترمیم منظور ہوئی تھی — جس کے تحت اگر "ساختی انہدام کے اشارے" ایک خاص حد سے بڑھ جائیں، تو ہنگامی تصعید کی اجازت تھی۔

اُس نے اُس زبان کی مخالفت کی تھی۔

بہت مبہم۔

بہت تشریح طلب۔

مگر وہ منظور ہو گئی۔

اب کوئی اُس شق کو انجینئرڈ عدم استحکام کے جواز کے طور پر استعمال کر رہا تھا۔

سائفر باغی نہیں تھا۔

وہ مجاز تھا۔

مگر بگاڑا ہوا۔

فارِس نے آنکھیں بند کیں۔

یہ محض سرعت پسندی نہیں تھی۔

یہ بیوروکریٹک شدت پسندی تھی۔

اندرونی عناصر جو سمجھتے تھے کہ انہدام تطہیر ہے۔

جس کا مطلب تھا—

دشمن نظام کے باہر نہیں تھا۔

نہ ہی صرف اندر۔

وہ ادارہ جاتی تھا۔

سیٹلائٹ ہینڈ سیٹ وائبریٹ ہوا۔

ڈووال۔

آپ غائب ہو گئے تھے،" اُس نے کہا۔"

"ہاں۔"

"مارکیٹس چھ فیصد نیچے ہیں۔"

"عارضی۔"

"آپ پُریقین لگتے ہیں۔"

”میں ہوں۔“

وقفہ۔

”آپ کو کچھ ملا ہے۔“

”ہاں۔“

”اور؟“

”سائفر طریقہ کار کے جواز کے تحت چل رہا ہے۔“

خاموشی۔

”یہ ممکن نہیں۔“

”چیک کریں۔ آٹھ سال پہلے کی ترمیم۔ C-شق 14“

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر اُس کی آواز دھیمی ہوئی۔

”یہ مشرقی توانائی بحران کے دوران منظور ہوئی تھی۔“

”ہاں۔“

”اس میں خودکار استحکامی اقدامات کی اجازت تھی۔“

”ہاں۔“

وہ سانس چھوڑتی ہے۔

”انہوں نے عدم استحکام کو استحکام کے طور پر درجہ بند کر دیا۔“

”ہاں۔“

اب وہ سمجھ گئی تھی۔

”یہ باغی کارروائی نہیں۔“

”نہیں۔“

”یہ منظور شدہ انہدام ہے۔“

”ہاں۔“

اُس نے اسکرین پر نام دیکھے۔

چار دستخط کنندگان۔

دو ریٹائر۔

ایک مرحوم۔

ایک فعال۔

وہ نام پڑھتی ہے۔

”ڈائریکٹر ایتیئن موریل۔“

فارِس خاموش رہا۔

موریل اب بھی اقتدار میں تھا۔

اور فی الحال کثیر ملکی ردِعمل ٹاسک فورس کی قیادت کر رہا تھا۔

شکار کرنے والا ہی شکار کا معمار تھا۔

باب ہشتم

عوامی چہرہ

پیرس – 00:47

ڈائریکٹر ایتیئن موریل نے پریس سے خطاب کیا۔

متوازن لہجہ۔

قابلِ اعتماد انداز۔

“آج کے واقعات تشویشناک ہیں۔ ہم یورپی شراکت داروں کے ساتھ قریبی رابطے میں ہیں تاکہ استحکام اور احتساب یقینی بنایا جا سکے۔”

پس منظر میں جھنڈے۔

اعتماد۔

اختیار۔

کیمیل آپریشن روم میں کھڑی دیکھ رہی تھی۔

کے مسودے کھولے۔ C-اس نے ترمیم 14

:اصل متن

”تصدیق شدہ ساختی سمجھوتے کی صورت میں استحکامی اقدامات کی اجازت ہوگی۔“

:ترمیم شدہ متن

متوقع ساختی عدم استحکام کے اشاروں کی صورت میں استحکامی اقدامات کی اجازت “ ہوگی۔”

متوقع۔

یہ لفظ پیشگی کارروائی کی اجازت دیتا تھا۔

پیش گوئی پر مبنی۔

تشریح پر مبنی۔

یقین پر مبنی۔

اُس کی محفوظ لائن دوبارہ روشن ہوئی۔

فارِس۔

آپ نے دیکھ لیا،” اُس نے کہا۔“

”ہاں۔“

”اُس نے نظام کو پیش گوئی کی بنیاد پر عمل کی اجازت دی۔“

”ـــــجس کا مطلب“

”وہ عدم استحکام پیدا کر سکتے ہیں تاکہ استحکام کا جواز بنے۔“

کیمیل نے اسکرین پر موریل کو دیکھا۔

”یہ ذاتی ہے؟“

نہیں،” فارِس نے کہا۔“

”یہ نظریاتی ہے۔“

وقفہ۔

”پھر آپ کو زندہ کیوں رکھا؟“

وہ جواب جانتا تھا۔

کیونکہ معمار کو انہدام دیکھنا چاہیے۔

مگر اُس نے صرف اتنا کہا:

”کیونکہ انہیں مخالف قوت چاہیے۔“

باب نہم

دراڑ

زیورخ – 01:32

گودام کا دروازہ کھلا۔

فارِس نے مُڑ کر نہیں دیکھا۔

آپ نے ڈھونڈ لیا،” کیمیل کی آواز آئی۔“

اُس نے ایک لمحہ توقف کیا۔

”آپ کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔“

”آپ کو بھی نہیں۔“

وہ اندر آئی۔

کوئی سیکیورٹی دستہ نہیں۔

کوئی نمایاں ہتھیار نہیں۔

صرف ارادہ۔

آپ نے شق تک مجھ سے پہلے پہنچ کر تصدیق کی،" اُس نے کہا۔"

"آپ اچھی ہیں۔"

"یہ تعریف نہیں تھی۔"

"نہیں۔"

وہ ڈیٹا کور کے قریب آئی۔

"آپ سمجھتے ہیں موریل اس دھڑے کی قیادت کر رہا ہے۔"

"میرا خیال ہے اُس نے اسے ممکن بنایا۔"

"یہ ایک جیسا نہیں۔"

"نہیں۔"

خاموشی۔

پہلی بار دونوں ایک ہی کمرے میں۔

فاصلہ نپا تلا۔

پیشہ ورانہ تناؤ۔

آپ سمجھتے ہیں اس کا مطلب کیا ہے،" کیمیل نے کہا۔"

"ہاں۔"

"اگر ہم بغیر ثبوت اُس پر الزام لگائیں، تو نظام تیزی سے ٹوٹے گا۔"

"ہاں۔"

"اگر کچھ نہ کریں، تو سائفر بڑھے گا۔"

"ہاں۔"

وہ اُسے دیکھتی رہی۔

”آپ حیران نہیں لگتے۔“

”میں نے آٹھ سال پہلے خبردار کیا تھا۔“

”اور؟“

”انہوں نے مجھے مایوس کن کہا۔“

اُس کے چہرے پر ہلکی سی جنبش آئی۔

”کیا آپ ہیں؟“

”نہیں۔“

”تو پھر آپ کیا ہیں؟“

اُس نے پہلی بار براہِ راست اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔

”تیار۔“

باہر ہوا سے دھات کی چادر ہلکی سی بجی۔

اُس کا فون وائبریٹ ہوا۔

ترجیحی الرٹ۔

اُس نے اسکرین دیکھی۔

چہرہ بدل گیا۔

ویانا،” اُس نے کہا۔“

”کیا ہوا؟“

”اندرونی انٹیلیجنس ڈیٹا بیس نے ایک خفیہ فہرست ظاہر کر دی ہے۔“

وہ خاموش رہا۔

”یہ یورپی خفیہ اثاثوں کی فہرست ہے جو مخالف ریاستوں میں کام کر رہے ہیں۔“

اُس کا جبڑا ہلکا سا سخت ہوا۔

یہ عدم استحکام نہیں تھا۔

یہ جنگ کو دعوت تھی۔

“عوامی؟” اُس نے پوچھا۔

“ہاں۔”

وہ فوراً کنسول کی طرف بڑھا۔

“یہ چوتھا مرحلہ ہے۔”

“اور پانچواں؟” اُس نے پوچھا۔

“جوابی کارروائی۔”

اُس کی آنکھیں ہلکی سی پھیل گئیں۔

“کس کی طرف سے؟”

“سب کی طرف سے۔”

باب دہم

انکشاف

ویانا – 02:11

فہرست ٹکڑوں میں منظرِ عام پر آئی۔

نام۔

کوڈ نام۔

گہرے کور میں کام کرنے والے اثاثے — ماسکو، تہران، دمشق۔

ایسے آپریٹو جن کے وجود سے اعلیٰ ترین سطح پر انکار کیا جاتا تھا۔

تیس منٹ کے اندر تین غیر ملکی وزارتوں نے باضابطہ احتجاج جاری کیا۔

پینتالیس منٹ میں دو سفیروں کو واپس بلا لیا گیا۔

ایک گھنٹے کے اندر استنبول کے مشرقی حصے میں ایک اپارٹمنٹ میں "نامعلوم دھماکہ" رپورٹ ہوا۔

کیمیل زیورخ کے گودام میں فارِس کے ساتھ کھڑی تھی، حقیقی وقت میں نتائج دیکھتے ہوئے۔

یہ عدم استحکام نہیں ہے،" اُس نے آہستہ کہا۔"

"یہ صفایا ہے۔"

فارِس نے سر ہلایا۔

"دھڑے نے دباؤ سے آگے بڑھ کر تطہیر شروع کر دی ہے۔"

"اب کیوں؟"

"کیونکہ ہم نے شق ڈھونڈ لی۔"

اُس نے تیزی سے اُس کی طرف دیکھا۔

"آپ سمجھتے ہیں وہ ہماری وجہ سے تیز ہو رہے ہیں؟"

"ہاں۔"

"تو ہمیں الگ رہنا چاہیے تھا۔"

"نہیں۔"

وہ اُس کی طرف مُڑا۔

"وہ بہرحال تصعید کرتے۔ ہم نے صرف وقت بدلا ہے۔"

اُس کی محفوظ لائن روشن ہوئی۔

ڈائریکٹر موریل۔

اُس نے ایک لمحہ توقف کیا۔

پھر جواب دیا۔

اُس کی آواز متوازن تھی — مگر سخت۔

"کیمیل، آپ کہاں ہیں؟"

برسلز کوآرڈینیشن ہب،" اُس نے ہموار انداز میں جھوٹ کہا۔"

"ویانا کا انکشاف تباہ کن ہے۔ ہم ہنگامی کنٹینمنٹ شروع کر رہے ہیں۔"

"کنٹینمنٹ کیسے؟"

"اندرونی آڈٹ۔ فوری تطہیر۔"

فارِس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

تطہیر۔

موریل نے جاری رکھا:

"ہمیں شبہ ہے کہ ریاض فارِس عدم استحکام کی ہم آہنگی کر رہا ہے۔"

کیمیل نے پلک نہیں جھپکائی۔

"کس بنیاد پر؟"

ایک خفیہ یادداشت سامنے آئی ہے جو اسے خودکار تصعیدی پروٹوکول سے جوڑتی "
ہے۔"

اس نے حفاظتی ڈھانچہ بنایا تھا،" اُس نے برابر لہجے میں کہا۔"

"جو اس وقت یورپ کو غیر مستحکم کر رہا ہے۔"

وقفہ۔

"ہمیں اسے حراست میں لینا ہوگا۔"

خاموشی۔

فارِس اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا انتخاب کس طرف ہے۔

کیمیل نے کہا:

"ہمارے پاس اس کی براہِ راست عملی شمولیت کا ثبوت نہیں۔"

موریل نے کہا:

”ہمارے پاس بیانیاتی امکان ہے۔“

بیانیاتی امکان۔

14 C-شق کی زبان۔

موریل نے کال ختم کر دی۔

کیمیل نے فون نیچے کیا۔

”وہ آپ کو گرفتار کرنے جا رہا ہے۔“

متوقع تھا،” فارِس نے کہا۔“

”آپ کو فکر نہیں؟“

”ہے۔“

”اپنی؟“

”نہیں۔“

وہ کنسول کی طرف بڑھا۔

”اس کے بعد کیا ہوگا، اس کی۔“

باب دہم

انکشاف

ویانا – 02:11

فہرست ٹکڑوں میں منظرِ عام پر آئی۔

نام۔

کوڈ نام۔

گہرے کور میں کام کرنے والے اثاثے —— ماسکو، تہران، دمشق۔

ایسے آپریٹو جن کے وجود سے اعلیٰ ترین سطح پر انکار کیا جاتا تھا۔

تیس منٹ کے اندر تین غیر ملکی وزارتوں نے باضابطہ احتجاج جاری کیا۔

پینتالیس منٹ میں دو سفیروں کو واپس بلا لیا گیا۔

ایک گھنٹے کے اندر استنبول کے مشرقی حصے میں ایک اپارٹمنٹ میں "نامعلوم دھماکہ" رپورٹ ہوا۔

کیمیل زیورخ کے گودام میں فارِس کے ساتھ کھڑی تھی، حقیقی وقت میں نتائج دیکھتے ہوئے۔

یہ عدم استحکام نہیں ہے،" اُس نے آہستہ کہا۔"

"یہ صفایا ہے۔"

فارِس نے سر ہلایا۔

"دھڑے نے دباؤ سے آگے بڑھ کر تطہیر شروع کر دی ہے۔"

"اب کیوں؟"

"کیونکہ ہم نے شق ڈھونڈ لی۔"

اُس نے تیزی سے اُس کی طرف دیکھا۔

"آپ سمجھتے ہیں وہ ہماری وجہ سے تیز ہو رہے ہیں؟"

"ہاں۔"

"تو ہمیں الگ رہنا چاہیے تھا۔"

"نہیں۔"

وہ اُس کی طرف مُڑا۔

"وہ بہرحال تصعید کرتے۔ ہم نے صرف وقت بدلا ہے۔"

اُس کی محفوظ لائن روشن ہوئی۔

ڈائریکٹر موریل۔

اُس نے ایک لمحہ توقف کیا۔

پھر جواب دیا۔

اُس کی آواز متوازن تھی — مگر سخت۔

"کیمیل، آپ کہاں ہیں؟"

برسلز کوآرڈینیشن ہب،" اُس نے ہموار انداز میں جھوٹ کہا۔"

"ویانا کا انکشاف تباہ کن ہے۔ ہم ہنگامی کنٹینمنٹ شروع کر رہے ہیں۔"

"کنٹینمنٹ کیسے؟"

"اندرونی آڈٹ۔ فوری تطہیر۔"

فارِس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

تطہیر۔

موریل نے جاری رکھا:

"ہمیں شبہ ہے کہ ریاض فارِس عدم استحکام کی ہم آہنگی کر رہا ہے۔"

کیمیل نے پلک نہیں جھپکائی۔

"کس بنیاد پر؟"

ایک خفیہ یادداشت سامنے آئی ہے جو اسے خودکار تصعیدی پروٹوکول سے جوڑتی " ہے۔"

اس نے حفاظتی ڈھانچہ بنایا تھا،" اُس نے برابر لہجے میں کہا۔"

"جو اس وقت یورپ کو غیر مستحکم کر رہا ہے۔"

وقفہ۔

"ہمیں اسے حراست میں لینا ہوگا۔"

خاموشی۔

فارِس اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتا تھا انتخاب کس طرف ہے۔

کیمیل نے کہا:

”ہمارے پاس اس کی براہِ راست عملی شمولیت کا ثبوت نہیں۔“

موریل نے کہا:

”ہمارے پاس بیانیاتی امکان ہے۔“

بیانیاتی امکان۔

کی زبان۔ C-شق 14

موریل نے کال ختم کر دی۔

کیمیل نے فون نیچے کیا۔

”وہ آپ کو گرفتار کرنے جا رہا ہے۔“

متوقع تھا،” فارِس نے کہا۔“

”آپ کو فکر نہیں؟“

”ہے۔“

”اپنی؟“

”نہیں۔“

وہ کنسول کی طرف بڑھا۔

”اس کے بعد کیا ہوگا، اس کی۔“

باب یازدہم

مومن

پیرس – ڈائریکٹر موریل کا دفتر – 02:48

ایتیئن موریل دریائے سین کے پار دیکھتے ہوئے مدھم روشنی والے دفتر میں تنہا کھڑا تھا۔

وہ ولن نہیں تھا۔

وہ اصلاح پسند تھا۔

اس نے اداروں کو اندرونی بدعنوانی اور بیرونی اثر و رسوخ کے نیچے گلتے دیکھا تھا۔

اس نے نگرانی کو ناکام ہوتے دیکھا تھا۔

اس نے برسوں پہلے فارِس کے آئیوری ماڈلنگ دستاویزات پڑھے تھے — اور وہ نتیجہ نکالا تھا جسے فارِس مکمل طور پر قبول نہیں کر سکا:

نظام اندر سے سڑتے ہیں۔

کبھی کبھی انہدام ضروری ہوتا ہے۔

سائفر تباہی نہیں تھا۔

اصلاح تھا۔

ہاں، ضمنی نقصان ہوگا۔

ہاں، عدم استحکام آئے گا۔

مگر عدم استحکام کے بعد نیا ڈھانچہ پیدا ہوتا ہے۔

وہ اس پر یقین رکھتا تھا۔

سچ مچ۔

اس کا محفوظ ٹرمینل روشن ہوا۔

ترجیحی چینل۔

ماسک شدہ کنکشن۔

اُس نے قبول کیا۔

بگڑی ہوئی آواز سنائی دی۔

”چوتھا مرحلہ کامیاب۔“

موریل کا جبڑا سخت ہوا۔

”ویانا متفقہ دائرہ کار سے باہر تھا۔“

وقفہ۔

”دائرہ کار لچکدار ہوتا ہے۔“

”یہ معاہدہ نہیں تھا۔“

خاموشی۔

پھر:

”آپ نے ترمیم 14-C پر دستخط کیے تھے۔“

موریل کی انگلیاں مٹھی میں بدل گئیں۔

”میں نے استحکام کی اجازت دی تھی، فیلڈ اثاثوں کے انکشاف کی نہیں۔“

”استحکام قربانی مانگتا ہے۔“

موریل کی آواز سخت ہو گئی۔

”آپ پیش گوئی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔“

”پیش گوئیاں بدلتی ہیں۔“

اب اُسے سمجھ آیا۔

وہ قیادت نہیں کر رہا تھا۔

وہ صرف جواز فراہم کر رہا تھا۔

آواز دوبارہ آئی۔

”آپ فارِس کو فریم کرتے رہیں گے۔“

”اور اگر میں انکار کروں؟“

وقفہ۔

”تو اگلا انکشاف آپ کی نجی مراسلت کا ہوگا۔“

لائن کٹ گئی۔

موریل ساکت کھڑا رہا۔

اس نے سمجھا تھا وہ انہدام کو قابو میں رکھے ہوئے ہے۔

اب اُسے معلوم ہوا — وہ صرف اسے ڈھک رہا تھا۔

باب دوازدہم

حقیقی معمار

زیورخ – 03:16

فارِس ویانا کے ڈیٹا کاسکیڈ کا تجزیہ کر رہا تھا۔

یہ موریل نہیں ہے،” اُس نے کہا۔“

کیمیل نے سر ہلایا۔

”وہ ردِعمل دے رہا ہے۔“

”ہاں۔“

”وہ کنٹرول شدہ عدم استحکام پر یقین رکھتا ہے۔“

”ہاں۔“

”مگر ویانا کنٹرول میں نہیں تھا۔“

”نہیں۔“

وہ بازو باندھ کر کھڑی ہوئی۔

”تو پھر کون ہدایت دے رہا ہے؟“

فارِس نے جنیوا کے نوادرات کی ویڈیو دوبارہ چلائی۔

آہستہ رفتار میں۔

فریکچر پوائنٹ۔

آئینہ نما نشان۔

مزید قریب۔

اور وہاں——

ایک مائیکرو کندہ کاری۔

بمشکل دکھائی دینے والی۔

تین حروف۔

E V R.

کیمیل جھکی۔

”یہ سائفر دستاویزات میں نہیں تھا۔“

”نہیں۔“

”دستخط؟“

”ہاں۔“

وہ اُس کی طرف دیکھتی ہے۔

”آپ پہچانتے ہیں؟“

وہ پہچانتا تھا۔

مگر فوراً نہیں بولا۔

برسوں پہلے، آئیوری ڈیزائن کے دوران، ایک تجزیہ کار نے زیادہ جارحانہ فیل سیف کی تجویز دی تھی۔

پیشگی نفاذ۔

پیش گوئی پر مبنی انہدام۔

فارِس نے اسے خطرناک کہا تھا۔

وہ متفق نہیں تھا۔

انتہائی ذہین۔

بے لچک۔

نظریاتی۔

نام:

الیاس وارگا۔

سرکاری طور پر مردہ۔

خودکشی۔

فارِس کے استعفیٰ کے دو سال بعد۔

کیمیل نے اُس کے چہرے پر تبدیلی دیکھی۔

"وہ زندہ ہے؟"

"اگر ہے — تو یہ اصلاح کے لیے انہدام نہیں ہے۔"

"پھر کس لیے؟"

فارِس نے آئینہ نما نشان کو دیکھا۔

"متبادل کے لیے۔"

باب سیزدہم

تسریع

نامعلوم مقام

الیاس وارگا خاموشی سے ویانا کے بعد کے فیڈ دیکھ رہا تھا۔

دُبلا۔

پیلا۔

مرکوز۔

وہ کبھی فارِس کی عزت کرتا تھا۔

مگر فارِس میں جرات کم تھی۔

ادارے خود کو درست نہیں کرتے۔

انہیں توڑنا پڑتا ہے۔

تبھی سچ بغیر بدعنوانی کے دوبارہ بن سکتا ہے۔

پیرس بیانیہ عدم استحکام؟" اُس نے پوچھا۔"

"تیار ہے۔"

"ایک گھنٹے میں فعال کریں۔"

"اور فارِس؟"

وارگا کے ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ آئی۔

"اُسے قریب لاؤ۔"

باب چہار دہم

تقارب

زیورخ – 04:02

کیمیل کا فون دوبارہ وائبریٹ ہوا۔

یورپی ہنگامی سربراہی اجلاس۔

پیرس۔

فوری۔

موریل وہاں ہوگا۔

تمام بڑے ڈائریکٹوریٹ سربراہان۔

وہ طاقت کو مرکزیت دے رہے ہیں،" اُس نے کہا۔"

ہاں،" فارِس نے جواب دیا۔"

"اور؟"

"وارگا یہی چاہتا ہے۔"

"کیوں؟"

"مرکزیت ایک واحد دراڑ کا مقام پیدا کرتی ہے۔"

وہ اُس کی طرف گھوری۔

"آپ جانے کا سوچ رہے ہیں۔"

"ہاں۔"

"یہ خودکشی ہے۔"

"نہیں۔"

"یہ گرفتاری ہے۔"

"صرف اگر میں فارِس کے طور پر جاؤں۔"

وہ اُسے غور سے دیکھتی رہی۔

"آپ کے پاس دوسری شناخت ہے۔"

اُس نے جواب نہیں دیا۔

وہی جواب تھا۔

اُس نے آہستہ سانس لی۔

"اگر وارگا زندہ ہے، وہ دیکھ رہا ہوگا۔"

"ہاں۔"

"اور وہ چاہے گا کہ آپ اندر ہوں۔"

”ہاں۔“

”تو آپ اُس کے ڈیزائن میں قدم رکھ رہے ہیں۔“

”ہاں۔“

خاموشی۔

ہوا سے گودام کی دھات ہلکی سی بجی۔

وہ اُس کے قریب آئی۔

”آپ سمجھتے ہیں یہ آپ کو ختم کر سکتا ہے؟“

”ہاں۔“

”اور اگر ایسا ہوا؟“

وہ سیدھا اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

”تو آپ اسے ختم کریں گی۔“

اُس کے چہرے پر پہلی بار کوئی غیر محفوظ سا تاثر ابھرا۔

مجھے اپنی ہنگامی منصوبہ نہ بنائیں،” اُس نے آہستہ کہا۔“

”میں نہیں بنا رہا۔“

”پھر میں کیا ہوں؟“

وہ نظریں ہٹائے بغیر بولا۔

”وہ متغیر جس کا اُس نے حساب نہیں لگایا۔“

باب پندرہ

سربراہی اجلاس

پیرس – ایلیزے اینیکس

07:42

موٹرکیڈ خاموشی سے پہنچیں۔

کوئی عوامی اعلان نہیں۔

کوئی پریس نہیں۔

صرف مہر بند گاڑیاں اور کنٹرول شدہ داخلی راستے۔

محفوظ اینیکس کے اندر، یورپ کے اعلیٰ انٹیلیجنس سربراہان ایک گول میز کے گرد بیٹھے۔

کوئی جھنڈا نہیں۔

کوئی ڈراما نہیں۔

ڈائریکٹر ایتیئن موریل سرے پر کھڑا تھا۔

پُرسکون۔

مگر مکمل طور پر نہیں۔

کیمیل جان بوجھ کر پانچ منٹ دیر سے داخل ہوئی۔

اُس نے کمرہ دیکھا۔

نو ڈائریکٹر۔

دو دفاعی مبصرین۔

ایک سائبر کمانڈ رابطہ افسر۔

اور ایک خالی کرسی۔

خصوصی مشاورتی" کے لیے مخصوص۔"

موریل نے اُس کی نظر دیکھی۔

وہ نشست علامتی ہے،" اُس نے کہا۔"

فارِس کے لیے؟" کیمیل نے پوچھا۔"

"احتساب کے لیے۔"

وہ خاموش رہی۔

موریل نے آغاز کیا۔

”ہم ہم آہنگ عدم استحکام کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہمیں مکمل ردِعمل دینا ہوگا۔“

وقفہ۔

”جس میں ریاض فارِس کی گرفتاری شامل ہے۔“

ہلکی سرگوشی۔

کیمیل نے برابر لہجے میں کہا:

”کس عملی ثبوت کی بنیاد پر؟“

”اس نے فن تعمیر ڈیزائن کیا تھا جو اس وقت ہتھیار بنا ہوا ہے۔“

”یہ بالواسطہ ہے۔“

”یہ ساختی ہے۔“

آنکھیں ملیں۔

کمرے میں ایک ڈائریکٹر قدرے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔

تقریباً پُرسکون۔

مشاہدہ کرتے ہوئے۔

کیمیل نے نوٹ کیا۔

بہت زیادہ پُرسکون۔

بیرونی سروس کوریڈور

کیٹرنگ وین ثانوی دروازے کے قریب رکی۔

دو عملہ اندر سامان لے جا رہا تھا۔

ایک نے کلائی اسکین کی۔

چہرہ شناسائی سبز۔

کیونکہ شناخت بارہ گھنٹے پہلے داخل کی گئی تھی۔

ریاض فارِس اسٹیل کی ٹرالی دھکیلتا اندر داخل ہوا۔

سر جھکا ہوا۔

انداز بدلا ہوا۔

نظر سے اوجھل۔

سیکیورٹی وہی دیکھتی ہے جس کی توقع ہو۔

سربراہی اجلاس توقع کر رہا تھا کہ وہ زبردستی داخل ہوگا۔

وہ پہلے ہی اندر تھا۔

باب سولہ

بیانیہ کا دھماکہ

سربراہی اجلاس کا کمرہ – 08:03

موریل نے بات جاری رکھی۔

”ہمیں فیصلہ کن اقدام کرنا ہوگا۔ بیانیہ ہمارے قابو سے باہر جا رہا ہے۔“

جیسے ہی اُس نے “بیانیہ” کہا، میز پر رکھے تمام محفوظ ٹیبلٹس ایک ساتھ وائبریٹ ہوئے۔

غیر مجاز اندرونی اپلوڈ۔

اسکرینیں روشن ہو گئیں۔

ایک خفیہ داخلی یادداشت۔

دستخط شدہ: ڈائریکٹر ایتیئن موریل۔

عنوان:

پیش گوئی پر مبنی استحکامی نفاذ ماڈل – مرحلہ وار خلل

کمرہ ساکت ہو گیا۔

موریل کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

یہ جعلی ہے،" اُس نے فوراً کہا۔"

مگر میٹا ڈیٹا مستند دکھ رہا تھا۔

ٹائم اسٹیمپ درست۔

اُس کی انکرپشن کلید کے ساتھ۔

کیمیل تیزی سے متن پڑھ رہی تھی۔

یہ ترمیم نہیں تھی۔

یہ عملی ماڈلنگ تھی۔

پروجیکشنز۔

جنیوا۔

برسلز۔

ویانا۔

واقعات سے پہلے کی سمیولیشن۔

وہ آہستہ سے سر اٹھاتی ہے۔

"آپ نے سمیولیشن چلائی تھیں۔"

موریل کی آواز سخت ہو گئی۔

"اس کمرے میں ہر ڈائریکٹر سمیولیشن چلاتا ہے۔"

"مگر حقیقی نفاذ کے ساتھ ہم آہنگ نہیں۔"

—اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا

لائٹس ایک لمحے کے لیے جھپکیں۔

پھر مستحکم ہو گئیں۔

مرکزی اسکرین پر نیا منظر ظاہر ہوا۔

آئینہ نما نشان۔

پھر لائیو ویڈیو فیڈ۔

الیاس وارگا۔

نقاب کے بغیر۔

پُرسکون۔

مرکوز۔

کمرے میں سرگوشیاں۔

صبح بخیر،" وارگا نے نرمی سے کہا۔"

موریل کھڑا ہو گیا۔

"ـــــسیکیورٹی"

نہیں،" وارگا نے کاٹا۔"

"آپ دیکھنا چاہیں گے۔"

وہ قدرے جھکا۔

پس منظر اندھیرے میں ڈوبا ہوا۔

آپ سمجھتے ہیں کہ آپ قابو کھو رہے ہیں،" اُس نے کہا۔"
"آپ نہیں۔ آپ منتقلی دیکھ رہے ہیں۔"

کیمیل ساکت کھڑی رہی۔

لہجہ۔

رفتار۔

اعتماد۔

وارگا کی نظر اسکرین سے کمرے میں گھومتی ہوئی۔

پھر——

ہلکی سی مسکراہٹ۔

”اور آپ آ گئے۔“

سروس کوریڈور

فارِس نے ٹرالی روک دی۔

دیوار پر نصب مانیٹر پر سربراہی اجلاس کی براہِ راست نشریات چل رہی تھیں۔

وارگا ڈائریکٹرز کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

وہ اُسے ڈھونڈ رہا تھا۔

باب سترہ

معمار

سربراہی اجلاس کے کمرے میں وارگا نے بات جاری رکھی۔

”ڈائریکٹر موریل، آپ نے ترمیم 14-C کے تحت پیش گوئی پر مبنی عدم استحکام ماڈل کی اجازت دی تھی۔“

موریل کی آواز سخت تھی۔

”استحکامی حدود کے اندر۔“

”کیا میں نے انہیں عبور کیا؟“

وارگا نے سر قدرے جھکایا۔

”یا میں نے صرف منطق کو وہاں تک لے گیا جہاں آپ رک گئے؟“

کمرے میں بے چینی۔

:کیمیل نے واضح آواز میں کہا

”آپ نے ویانا کے اثاثے بے نقاب کیے۔“

”ہاں۔“

”وہ جوابی کارروائی کو دعوت دیتا ہے۔“

”ہاں۔“

”آپ جنگ کا خطرہ مول لے رہے ہیں۔“

”نہیں۔“

وہ آگے جھکا۔

”میں وضاحت کو تیز کر رہا ہوں۔“

کمرہ تن گیا۔

وارگا کی نظر اسکرین سے ہٹ کر کسی اور فیڈ کی طرف گئی۔

ریاض،” اُس نے آہستہ کہا۔“

ڈائریکٹرز منجمد ہو گئے۔

موریل نے مڑ کر دیکھا۔

”وہ کہاں ہے؟“

کیمیل خاموش رہی۔

وارگا مسکرایا۔

”آپ ہمیشہ کہتے تھے نظام نازک ہے۔ آپ میں اسے آزمانے کی جرات نہیں تھی۔“

سروس کوریڈور میں فارِس نے کیٹرنگ کی ٹوپی اتار دی۔

سیدھا کھڑا ہوا۔

اور اجلاس کے دروازے کی طرف بڑھا۔

باب اٹھارہ

آمنے سامنے

دروازے خاموشی سے کھلے۔

ہر نگاہ مڑی۔

فارِس بغیر جلد بازی کے اندر داخل ہوا۔

کوئی ہتھیار نکالا ہوا نہیں۔

کوئی بلند آواز نہیں۔

صرف موجودگی۔

سیکیورٹی اہلکاروں نے فطری طور پر ہاتھ ہتھیاروں کی طرف بڑھائے۔

کیمیل نے ہاتھ ہلکا سا اٹھایا۔

”رک جائیں۔“

موریل نے گھورا۔

”آپ میں ہمت ہے۔“

نہیں،” فارِس نے کہا۔“
”میرے پاس سیاق ہے۔“

اسکرین پر وارگا موجود تھا۔

چند لمحوں کے لیے دونوں معمار ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

وارگا نے پہلے کہا:

”آپ اندر آ گئے۔“

”ہاں۔“

”آپ ہمیشہ کہتے تھے قربت کمزوری ہے۔“

”ہے۔“

”تو پھر کیوں آئے؟“

فارِس آگے بڑھا۔

”کیونکہ آپ نے ایک غلطی کی۔“

وارگا کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

”میں غلطیاں نہیں کرتا۔“

”آپ نے اپنی نمائش کو مرکز بنا دیا۔“

خاموشی۔

فارِس نے جاری رکھا:

”آپ نے سربراہی اجلاس چاہا۔ آپ نے مرکزیت چاہی۔ آپ نے ادارہ جاتی خوف چاہا۔“

وقفہ۔

”اور؟“

فارِس نے آہستہ سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

سیکیورٹی تن گئی۔

مگر اُس نے ہتھیار نہیں نکالا۔

ایک چھوٹا انکرپٹڈ ڈرائیو۔

”آپ نے انہدام پیش گوئی پر بنایا۔“

”ہاں۔“

”میں نے ہنگامی منصوبہ تطبیقی ریڈنڈنسی پر بنایا۔“

وارگا کی آنکھوں میں ہلکی سی تبدیلی آئی۔

فارِس نے ڈرائیو کنسول میں لگا دی۔

کیمیل فوراً آگے بڑھی۔

توثیق۔

—اسکرین پر

آئینہ نما نشان ٹوٹنے لگا۔

تہہ در تہہ۔

کوڈ منہدم۔

مالیاتی ہم آہنگی بحال۔

سفارتی نوڈز ری سنکرونائز۔

ویانا لیک کا ماخذ ٹریس ہونا شروع۔

مقام ابھرتا ہوا۔

وارگا کی تصویر ہلکی سی جھپکی۔

آپ نے پچھلا دروازہ چھوڑا تھا،” کیمیل نے کہا۔“

نہیں،” فارِس نے درست کیا۔“
”میں نے نظام کو انتہا پسندی مسترد کرنے کا ایک موقع دیا تھا۔“

وارگا کی آواز ٹھنڈی ہو گئی۔

”آپ سمجھتے ہیں اس سے نظریہ رکے گا؟“

”نہیں۔“

”مگر عمل کی رفتار کم ہوگی۔“

پس منظر میں الارم بجنے لگے۔

وارگا نے پہلی بار پہلو دیکھا۔

آپ ہمیشہ جذباتی تھے،” اُس نے کہا۔“

اور آپ ہمیشہ جلد باز،” فارِس نے جواب دیا۔“

فیڈ منقطع۔

خاموشی۔

نظام مستحکم ہونا شروع۔

جنگ ٹل گئی۔

مگر کھیل ختم نہیں ہوا تھا۔

باب انیس

بعد کا جھٹکا

پیرس – سربراہی اجلاس کا کمرہ

08:41

کمرہ ابھی تک اپنی جگہ پر تھا۔

ڈائریکٹر اپنی نشستوں پر۔

اسکرینیں آہستہ آہستہ معمول پر واپس آتی ہوئی۔

مالیاتی اشاریے مستحکم ہوتے ہوئے۔

سفارتی نوڈز بحال۔

ویانا کی لیک جزوی طور پر قابو میں۔

مگر خاموشی میں کچھ اور بھی تھا۔

شرمندگی۔

انکشاف۔

خوف۔

ڈائریکٹر موریل آہستہ سے کھڑا ہوا۔

آپ نے ایک متبادل فن تعمیر چھپایا تھا،" اُس نے فارِس سے کہا۔"

”ہاں۔“

”آپ نے ادارہ جاتی اختیار سے باہر اقدام کیا۔“

”ہاں۔“

”اور پھر بھی آپ نے مکمل انہدام روک دیا۔“

”ہاں۔“

موریل نے اُسے دیکھا۔

”آپ نے ایک لگام بنائی۔“

نہیں،” فارِس نے پُرسکون لہجے میں کہا۔“
”میں نے بریک بنایا۔“

وقفہ۔

موریل کی آواز دھیمی ہوئی۔

”وہ کہاں ہے؟“

منتقل ہو رہا ہے،” فارِس نے کہا۔“
”وہ ایک ہی نوڈ دوبارہ استعمال نہیں کرے گا۔“

کیمیل نے کہا:

”ہم نے ایک ری لے کلسٹر ٹریس کیا ہے۔ جزوی مقام بندی قبل از کٹ آف۔“

کہاں؟” موریل نے پوچھا۔“

لٹویا،” اُس نے کہا۔“

فارِس نے سر ہلایا۔

”نہیں۔“

وہ اُس کی طرف مڑی۔

”آپ سمجھتے ہیں یہ جھوٹا سراغ ہے؟“

”ہاں۔“

”کیوں؟“

”کیونکہ وارگا بھاگتا نہیں۔“

کمرے میں سرگوشی۔

فارِس نے جاری رکھا:

”وہ انہدام پر یقین رکھتا ہے۔ اس کا مطلب ہے نمائش اہم ہے۔“

”یعنی؟“

”وہ انفراسٹرکچر میں نہیں چھپے گا۔“

وقفہ۔

”وہ نتیجے کے قریب ہوگا۔“

کیمیل نے پہلے سمجھا۔

”ویانا کی جوابی کارروائی۔“

”ہاں۔“

”غیر ملکی ردِعمل۔“

”ہاں۔“

موریل کا چہرہ سخت ہو گیا۔

”آپ سمجھتے ہیں وہ کسی فعال انٹیلیجنس تصادم کے قریب موجود ہے۔“

”ہاں۔“

”اور آپ نے یہ پہلے کیوں نہیں کہا؟“

فارِس نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔

”کیونکہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کمرے میں کون پلک جھپکاتا ہے۔“

خاموشی شیشے کی طرح گر گئی۔

تین ڈائریکٹرز نے نظریں چرائیں۔

ایک نے نہیں۔

کیمیل نے دیکھا۔

فارِس نے بھی۔

باب بیس

جوابی وار

نامعلوم مقام – وسطی یورپ

09:12

الیاس وارگا اس ناکام سمٹ کاسکیڈ پر غصہ نہیں تھا۔

وہ واضح ہو گیا تھا۔

فارِس اب بھی بریک پر یقین رکھتا تھا۔

اب بھی اس خیال پر کہ نظام خود کو درست کر سکتا ہے۔

یہی اُس کی کمزوری تھی۔

وارگا نے ثانوی کنسول کی طرف دیکھا۔

”ذاتی پرت فعال کریں۔“

ایک آپریٹو ہچکچایا۔

”ذاتی؟“

”ہاں۔“

حکم نافذ ہوا۔

یورپ کے تین دارالحکومتوں میں چھوٹے انکرپٹڈ پیکجز بھیجے گئے۔

اداروں کو نہیں۔

افراد کو۔

ججز۔

سینئر آڈیٹرز۔

نگرانی کمیٹی کے ارکان۔

تحقیقی صحافی۔

ہر پیکج میں تھا:

بدعنوانی کی فائلیں۔

مالی بے ضابطگیاں۔

غیر اخلاقی مراسلت۔

جعلی نہیں۔

حقیقی۔

آئیوری فن تعمیر سے باہر۔

مگر دفن شدہ۔

وارگا ہلکا سا مسکرایا۔

انہدام کے لیے بم نہیں چاہیے،” اُس نے کہا۔“
”صرف وقت کے بغیر سچ چاہیے۔“

باب اکیس

اوپر دراڑ

پیرس – 10:03

کیمیل کا فون مسلسل وائبریٹ ہونے لگا۔

نگرانی ارکان مستعفی۔

ایک پراسیکیوٹر کے خلاف تحقیقات۔

دفاعی خریداری اسکینڈل منظرِ عام پر۔

موریل کا چہرہ سخت۔

یہ سائفر انفراسٹرکچر نہیں ہے،" اُس نے کہا۔"

نہیں،" فارِس نے جواب دیا۔"
"یہ انکشاف ہے۔"

کیمیل نے تیزی سے ایک فائل دیکھی۔

"یہ حقیقی ہیں۔"

"ہاں۔"

"تو وہ مصنوعی عدم استحکام نہیں کر رہا۔"

"نہیں۔"

"وہ تطہیر کر رہا ہے۔"

"ہاں۔"

کمرہ اور چھوٹا محسوس ہوا۔

وہ شفافیت کو ہتھیار بنا رہا ہے،" کیمیل نے کہا۔"

فارِس نے سر ہلایا۔

"یہ تخریب سے زیادہ خطرناک ہے۔"

موریل نے کرسی تھام لی۔

"یہ سیاسی انہدام ہے۔"

نہیں،" فارِس نے کہا۔"
"یہ اخلاقی انہدام ہے۔"

فرق اہم تھا۔

باب بائیس

ذاتی حملہ

فارِس کا فون وائبریٹ ہوا۔

نامعلوم انکرپٹڈ ذریعہ۔

اُس نے جواب دیا۔

آپ نے ساختی انہدام روک دیا،” وارگا نے کہا۔“

”ہاں۔“

”اچھا۔“

خاموشی۔

”آپ جانتے ہیں اب کیا ہوگا۔“

”ہاں۔“

”کیا آپ ان انکشافات سے متفق ہیں؟“

فارِس نے توقف کیا۔

”یہ سوال نہیں ہے۔“

”یہی ہے۔“

وقفہ۔

آپ نے حفاظتی ڈھانچہ اس لیے بنایا کیونکہ آپ کو گلنے کا خوف تھا۔ میں اسے ہٹا رہا “ ہوں۔”

آپ کنٹرول ہٹا رہے ہیں،” فارِس نے کہا۔“

”کنٹرول بدعنوانی ہے۔“

”نہیں۔“

”یہ تہذیب ہے۔“

طویل خاموشی۔

پھر وارگا نے کہا:

”اپنا آرکائیو سرور چیک کریں۔“

لائن منقطع۔

فارِس نے ٹرمینل کھولا۔

زیورخ کا مردہ آرکائیو۔

سمجھوتہ۔

مگر نکالنے کے لیے نہیں۔

داخل کرنے کے لیے۔

ایک نئی فائل۔

ٹائم اسٹیمپ تین منٹ پہلے۔

اُس نے کھولا۔

ویڈیو فیڈ۔

سربراہی اجلاس کے کمرے سے۔

لائیو۔

کیمیل نے سردی محسوس کی۔

”کیسے؟“

فارِس نے کیمرہ زاویہ دیکھا۔

چھت۔

پوشیدہ۔

وہ آہستہ سے مڑا۔

ہم میں سے کوئی،” اُس نے کہا۔“

کمرہ منجمد۔

سیکیورٹی حرکت میں۔

ایک ڈائریکٹر کی سانس معمول سے مختلف تھی۔

فارِس اُس کی طرف بڑھا۔

ڈائریکٹر ہالبرگ،” اُس نے کہا۔“

ہالبرگ کا جبڑا سخت ہوا۔

”میں نہیں جانتا آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“

فارِس قریب ہوا۔

”آپ نے ویانا کا ذکر ہونے پر پلک نہیں جھپکائی۔“

ہالبرگ کی آنکھیں سخت۔

”میں نادان نہیں ہوں۔“

نہیں،” فارِس نے کہا۔“
”آپ ہم خیال ہیں۔“

سیکیورٹی نے اُسے پکڑ لیا۔

وہ مزاحمت نہیں کر رہا تھا۔

تقریباً سکون میں۔

آپ سب بہت محتاط تھے،” اُس نے کہا۔“
”گلاؤ جرات مانگتا ہے۔“

فارِس نے نیچے پڑا ٹرانسمیٹر دیکھا۔

آپ معمار نہیں تھے،” اُس نے کہا۔“

”نہیں۔“

”صرف رابطہ۔“

”ہاں۔“

:ہالبرگ نے مسکرا کر کہا

”آپ نے انہدام روکا۔“

وقفہ۔

”مگر آپ نے کچھ اور تیز کر دیا۔“

کیا؟” کیمیل نے پوچھا۔“

”قطبیت۔“

فارِس سمجھ گیا۔

اعتماد ٹوٹ رہا تھا۔

شک پھیل رہا تھا۔

وارگا نے میدان بدل دیا تھا۔

باب تئیس

اصل میدان

پیرس – 11:12

ڈائریکٹر ہالبرگ کو لے جایا جا چکا تھا۔

کمرے میں موجود ہر شخص اب دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔

شک ایک وائرس کی طرح پھیلتا ہے۔

وارگا یہی چاہتا تھا۔

:فارِس نے آہستہ کہا

”یہ آخری مرحلہ نہیں ہے۔“

:موریل نے سخت لہجے میں پوچھا

”اور کیا باقی ہے؟“

”عوامی تقسیم۔“

کیمیل نے فوراً سمجھا۔

”انکشافات کے بعد بیانیہ دھماکہ۔“

ہاں،” فارِس نے کہا۔“
”وہ معلومات جاری کرے گا — مگر منتخب انداز میں۔“

”منتخب کیسے؟“

”وہ سچ کو اس طرح پیش کرے گا کہ ہر گروہ اسے اپنی تصدیق سمجھے۔“

وقفہ۔

”دائیں بازو اسے بدعنوانی کا ثبوت سمجھیں گے۔“

”بائیں بازو اسے نظامی ظلم کا ثبوت سمجھیں گے۔“

”اور درمیانی طبقہ اعتماد کھو دے گا۔“

خاموشی۔

موریل نے میز کو تھاما۔

”یہ سیاسی جنگ ہے۔“

نہیں،” فارِس نے کہا۔“
”یہ ادراکی جنگ ہے۔“

نامعلوم مقام

وارگا متعدد اسکرینوں کے سامنے بیٹھا تھا۔

سوشل میڈیا سگنلز۔

نیوز ایگریگیٹرز۔

خودکار انفلوئنسر نیٹ ورکس۔

اس نے ایک حکم دیا:

"پرت وار اجرا۔"

ہزاروں اکاؤنٹس سے مواد پھیلنا شروع ہوا۔

مگر ایک ہی ماخذ سے نہیں۔

متضاد زاویوں سے۔

منتخب سچ۔

سیاق کے بغیر۔

ہر کیمپ کو اس کا اپنا ثبوت۔

وارگا نے سر ہلایا۔

"انہدام بم سے نہیں ہوتا،" اُس نے آہستہ کہا۔
"بلکہ اتفاقِ رائے کے خاتمے سے ہوتا ہے۔"

باب چوبیس

انتخاب

پیرس – 11:48

نیوز چینلز نے بریکنگ بینرز چلانا شروع کیے۔

"یورپی انٹیلیجنس بحران"

"خفیہ اثاثے بے نقاب"

"نگرانی میں بدعنوانی"

عوامی ردِعمل تیزی سے تقسیم ہونے لگا۔

کیمیل نے فارِس کی طرف دیکھا۔

”ہم جوابی بیانیہ جاری کر سکتے ہیں۔“

نہیں،” اُس نے کہا۔“

”کیوں؟“

”کیونکہ وہ اسے توڑ دے گا۔“

”تو پھر؟“

وہ اسکرین کی طرف بڑھا۔

”مکمل انکشاف۔“

کمرہ ساکت۔

موریل کی آواز سخت ہو گئی۔

”آپ پاگل ہو گئے ہیں۔“

”نہیں۔“

”مکمل شفافیت مزید عدم استحکام پیدا کرے گی۔“

عارضی،” فارِس نے کہا۔“

”مگر یہ اتفاقِ رائے بحال کرے گی۔“

کیمیل نے اُس کی طرف دیکھا۔

”آپ تجویز کر رہے ہیں کہ ہم اپنی کمزوری خود ظاہر کریں؟“

”ہاں۔“

”یہ خودکشی ہے۔“

نہیں،” اُس نے کہا۔“
”یہ اختیار کی واپسی ہے۔“

وقفہ۔

”اگر ہم چھپائیں گے، وہ جاری رکھے گا۔“

اگر ہم ظاہر کریں گے، وہ کیا کرے گا؟" موریل نے پوچھا۔"

فارِس نے پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ کی۔

"اس کے پاس شدت بڑھانے کے لیے کچھ نہیں بچے گا۔"

نامعلوم مقام

وارگا نے لائیو فیڈ دیکھا۔

فارِس پریس کے سامنے کھڑا تھا۔

بغیر کاغذ۔

بغیر اسکرپٹ۔

یورپی اداروں نے غلطیاں کی ہیں،" فارِس کہہ رہا تھا۔"
"ہم انہیں چھپائیں گے نہیں۔"

وارگا کی آنکھوں میں پہلی بار حقیقی توجہ آئی۔

آپ کھیل بدل رہے ہیں،" اُس نے سرگوشی کی۔"

باب پچیس

آمنے سامنے (دوبارہ)

پریس کانفرنس جاری تھی۔

سوال سخت۔

جوابات براہِ راست۔

کوئی انکار نہیں۔

کوئی الزام تراشی نہیں۔

صرف اعتراف۔

مارکیٹس ہلیں۔

مگر منہدم نہیں ہوئیں۔

سوشل میڈیا تقسیم رہا۔

مگر ایک نیا بیانیہ ابھرا:

قبولیت۔

ذمہ داری۔

وارگا نے اسکرین بند کر دی۔

وہ سمجھ گیا تھا۔

فارِس نے انہدام کو رد نہیں کیا تھا۔

اس نے اسے جذب کر لیا تھا۔

رفتار کم کر دی۔

اخلاقی جھٹکے کو ادارہ جاتی اصلاح میں بدل دیا۔

یہ وہ چیز تھی جس کا اُس نے حساب نہیں لگایا تھا۔

دروازہ پیچھے سے کھلا۔

دو اہلکار اندر داخل ہوئے۔

ہتھیار نیچے۔

الیاس وارگا،” ایک نے کہا۔“

وہ کھڑا ہو گیا۔

کوئی مزاحمت نہیں۔

وہ آپ کو ڈھونڈ لے گا،” اہلکار نے کہا۔“

وارگا نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا:

”وہ پہلے ہی ڈھونڈ چکا ہے۔“

باب چھبیس

بعد ازاں

جنیوا – چند ہفتے بعد

دریائے رون کے کنارے وہی کیفے۔

فارِس بیٹھا تھا۔

کیمیل سامنے۔

مارکیٹس مستحکم۔

نگرانی کمیٹیاں دوبارہ تشکیل دی جا چکی تھیں۔

موریل مستعفی ہو چکا تھا۔

شفافیت پروٹوکول نافذ۔

کامل نہیں۔

مگر بہتر۔

کیمیل نے پوچھا:

”آپ سمجھتے ہیں وہ غلط تھا؟“

فارِس نے کافی کا گھونٹ لیا۔

”نہیں۔“

وہ حیران ہوئی۔

”تو پھر؟“

”وہ جلد باز تھا۔“

وقفہ۔

”اور آپ؟“

وہ دریا کی طرف دیکھتا ہے۔

”میں محتاط ہوں۔“

میز پر ایک چھوٹا سا ہاتھی دانت کا بادشاہ رکھا تھا۔

مرمت شدہ۔

درار پر سنہری رال بھری ہوئی۔

کیمیل نے اسے دیکھا۔

”آپ نے اسے رکھا۔“

”ہاں۔“

”کیوں؟“

”کیونکہ یہ ٹوٹا تھا۔“

وقفہ۔

”اور پھر بھی بکھرا نہیں۔“

دریا بہتا رہا۔

بساط دوبارہ ترتیب دی گئی۔

—مگر اس بار

ایک نئی دراڑ کے ساتھ۔

اختتام

دی آبسیڈین پروٹوکول

(The Obsidian Protocol)

تعارف

آئیوری نے نظام کو بچایا تھا۔

مگر اس نے ایک دراڑ بھی دکھا دی تھی۔

دراڑیں صرف ٹوٹنے کی علامت نہیں ہوتیں —
وہ داخلے کے راستے بھی ہوتی ہیں۔

ویانا کے بعد یورپ نے خود کو سنبھالا۔
مارکیٹس مستحکم ہوئیں۔
نگرانی کے نئے ڈھانچے بنے۔
شفافیت کے وعدے کیے گئے۔

دنیا نے سوچا کہ بحران گزر گیا۔

ریاض فارِس جانتا تھا —
بحران کبھی گزرتے نہیں۔
وہ شکل بدلتے ہیں۔

نو سیکنڈ۔

استنبول میں نیٹو کا کوانٹم انکرپشن نوڈ صرف نو سیکنڈ کے لیے خاموش ہوا۔
کوئی دھماکہ نہیں۔
کوئی سائبر حملہ نہیں۔
کوئی لیک نہیں۔

بس ایک وقفہ۔

اور پھر سب کچھ معمول پر۔

مگر انٹیلیجنس کی دنیا میں
”کچھ نہیں ہوا“
سب سے خطرناک جملہ ہوتا ہے۔

اسی ہفتے، ایک مردہ کرنل زندہ پایا گیا۔

— بایومیٹرک سسٹم جھوٹ نہیں بولتے
جب تک کہ انہیں سچ کی نئی تعریف نہ سکھا دی جائے۔

اگر شناخت بدل دی جائے،
تو وفاداری بدل جاتی ہے۔
اگر ڈیٹا بدل جائے،
تو تاریخ بدل جاتی ہے۔
—اور اگر حقیقت کی بنیاد بدل جائے

تو نظام خود کو پہچان نہیں پاتا۔

آئیوری پروٹوکول طاقت کے ڈھانچے کی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا۔

آبسیڈین پروٹوکول
طاقت کی تعریف بدلنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

یہ جنگ سرحدوں کی نہیں ہے۔
یہ جنگ شناخت کی ہے۔

—اور اس بار دشمن نظام کو توڑنا نہیں چاہتا

وہ اسے کسی اور چیز سے بدلنا چاہتا ہے۔

ریاض فارِس نے بساط دوبارہ ترتیب دی تھی۔

مگر اسے ابھی اندازہ نہیں تھا
—کہ کچھ کھیل بساط پر نہیں کھیلے جاتے

وہ خود کھلاڑیوں کی پہچان بدل دیتے ہیں۔